السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ایک مسئلہ درپیش ہے۔ مسئلہ یہ کہ بریلوی حضرات کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو کس صورت میں جائز ہے اور کس صورت میں جائز نہیں۔ دلیل کے ساتھ رہنمائی فرمائیں۔

جزاک اللہ خیراً واحسن جزا۔

نام: حسن علی درجہ: ثالثہ

Daar-UL-Iftaa
Jamia Abdullah Bin Umar
23km Ferozpur Road Near
Kahna Nou
Lahore Pakistan

دارُالافتاء
جامعہ عبداللہ بن عمر
۲۳ کلومیٹر فیروزپور روڈ نزد کاہنہ نو، لاہور پاکستان
۰۳۳۲-۸۲۹۱۲۲۱ ، ۰۴۲-۳۵۲۷۲۲۷۰

تاریخ ہجری: ۳/۴/۱۴۴۴ھ
تاریخ عیسوی: ۳۰/۱۰/۲۰۲۲ء
فتویٰ نمبر: ۵/ب

الجواب حامدًا ومصليًا

جو آدمی عقیدے یا عمل کی کسی بدعت کا مرتکب ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ لہذا حتی الامکان صحیح عقیدے والے نیک امام کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ اگر کوئی عذر ہو جیسے مثلا صالح امام کی مسجد دور ہو اور وہاں جانے میں حرج ہو تو ایسی صورت میں اکیلے نماز پڑھنے سے بہتر ہے کہ بدعتی کی اقتداء میں نماز پڑھ لیں تاکہ جماعت کا ثواب مل جائے، بشرطیکہ بدعتی کی اقتداء میں اپنے یا دوسروں کے دینی نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔

مسجد دور ہونے کے بارے میں بعض علماء کا اندازہ یہ ہے کہ کم از کم ایک شرعی میل (۱.۸۳ کلومیٹر تقریبا) دور ہو تو حرج سمجھا جائے گا۔ اور اقتداء میں دینی نقصان کی صورت یہ ہے کہ مثلا خود بدعت کی طرف مائل ہونے کا خطرہ ہو، یا بدعت کی تائید ہو کر دوسروں کے ان کی طرف مائل ہونے کا خطرہ ہو۔

اور اگر کسی خاص شخص کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ اس کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا بہر حال ناجائز ہے۔ نماز نہیں ہو گی۔

حكم الفرقة البريلوية من حيث المجموع : ابتداع لا كفر

امداد المفتین : ص ۱۳۸، اسلامی فرقوں سے متعلق مسائل

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے متعلقین کو کافر کہنا صحیح نہیں ہے، بلکہ ان کے کلام میں تاویل ہو سکتی ہے۔ اور تکفیر مسلم میں فقہاء رحمہم اللہ تعالی نے بہت احتیاط فرمائی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ ضعیف اسلام کی ہو تو مفتی کو اس ضعیف وجہ کی بناء پر فتویٰ دینا چاہیے۔ اگر وہ فی الواقع عقیدہ کے اعتبار سے مسلمان ہے تو فبہا، ورنہ مفتی کا فتویٰ اس کو کچھ نفع نہیں دے گا۔ ملخصا بلفظہ۔

خیر الفتاوی : ۱/۱۴۸، مایتعلق بالایمان والعقائد

تکفیر مبتدعہ (بریلویہ) کو علمائے دیوبند کی طرف منسوب کرنا بہتان صریح ہے۔ حضرات علمائے دیوبند کا مسلک ان کی تصنیفات سے واضح ہے۔ انھوں نے ہمیشہ مسائل تکفیر مسلم کے بارہ میں کافی احتیاط سے کام لیا ہے۔ مرزائیہ اور غلاۃ روافض کے علاوہ اہل بدعت کو انھوں نے کافر نہیں کہا۔ یہ جو مسائل سوال میں مذکور ہیں ان کے اندر تاویلات کی گنجائش ہے جن کی وجہ سے تکفیر مسلم کے بارے میں احتیاط لازم ہے۔ ملخصا بلفظہ۔

خیر الفتاوی : ۱/۱۷۴، مایتعلق بالایمان والعقائد

بریلوی فرقہ جس کے عقائد مندرجہ بالا بیان کیے گئے ہیں اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہیں۔ ان کے اہل بدعت واہل ہوی ہونے میں کلام نہیں۔ لیکن اس فرقے کے تمام افراد پر عمومی طور پر کافر اور مشرک ہونے کا فتوی علمائے اہل السنۃ والجماعۃ نے نہیں لگایا۔ البتہ خصوصی افراد جن سے صراحۃ کلمات کفر سرزد ہوں اور ان کی کوئی صحیح تاویل نہ ہو سکتی ہو اور وہ معانی کفریہ پر جمے ہوئے ہوں ایسے لوگ کافر ہو جائیں گے۔

فتاوی فریدیہ : ۲/۳۸۲، ۳۸۳، کتاب الصلاۃ، فصل فی من تصح امامتہ ومن لا تصح

اس خاص فرقہ (بریلویہ) کے واعظین اور مقررین شرک میں مبتلا ہوتے ہیں اور عوام کو شرک میں مبتلا کرتے ہیں، لیکن اس فرقہ کے علماء غالبی طور سے مؤولین ہوتے ہیں۔ مثلا یہ مانتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام بشر ہے، لیکن اس کو بشر نہیں کہتے، بلکہ نور ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ علم غیب کلی سے جب مراد استغراق حقیقی ہو تو وہ اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے اور پیغمبر علیہ السلام کے لیے وہ علم کلی ثابت ہے جس میں استغراق عرفی موجود ہے۔ کما فی قولہ تعالی اوتیت من کل شئی۔ وآتیناہ من کل شئی سببا۔ وفی قولہ علیہ السلام فتجلی لی کل شئی ای قدر یلیق بالملک والرسول اور حاضر ناظر کو مہملہ قرار دیتے ہیں، نہ کہ محصورہ۔ للاحتیاط والتنزہ۔

نیز دیکھیے: آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۴۳۷

أولوية اقتداء المبتدع من الانفراد عند الحاجة وعدم المفسدة

في البحر الرائق مع منحة الخالق : ۱/۳۷۰،۳۶۹ ، باب الإمامة

(قوله وكره إمامة العبد والأعرابي والفاسق والمبتدع والأعمى وولد الزنا)

بيان للشيئين الصحة والكراهة أما الصحة فمبنية على وجود الأهلية للصلاة مع أداء الأركان وهما موجودان من غير نقص في الشرائط والأركان .... وأما الكراهة فمبنية على قلة رغبة الناس في الاقتداء بهؤلاء فيؤدي إلى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيرا للأجر . ...

فالحاصل أنه يكره لهؤلاء التقدم ويكره الاقتداء بهم كراهة تنزيه، فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل وإلا فالاقتداء أولى من الانفراد وينبغي أن يكون محل كراهة الاقتداء بهم عند وجود غيرهم وإلا فلا كراهة كما لا يخفى . ...

وأطلق المصنف في المبتدع فشمل كل مبتدع هو من أهل قبلتنا وقيده في المحيط والخلاصة والمجتبى وغيرها بأن لا تكون بدعته تكفره، فإن كانت تكفره فالصلاة خلفه لا تجوز.

وعبارة الخلاصة هكذا :

وفي الأصل الاقتداء بأهل الأهواء جائز إلا الجهمية والقدرية والروافض الغالي ومن يقول بخلق القرآن والخطابية والمشبهة وجملته أن من كان من أهل قبلتنا ولم يغل في هواه حتى يحكم بكفره تجوز الصلاة خلفه وتكره.

قال ابن عابدين : (قوله فالحاصل أنه يكره إلخ) قال الرملي ذكر الحلبي في شرح منية المصلي أن كراهة تقديم الفاسق والمبتدع كراهة التحريم، وأما العبد والأعرابي وولد الزنا والأعمى فالكراهة فيهم دون الكراهة فيهما ولا يخفى أن ما هنا أوجه لما تقدم من الدليل تأمل.

وفي الدر مع الرد : ١/٥٦٢، باب الإمامة

وفي النهر عن المحيط: صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة .

احسن الفتاوی : ۳/۲۸۵

پانی ایک میل دور ہو تو وضو کے لیے وہاں تک جانا ضروری نہیں، تیمم کرنا درست ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ایک میل کے طے کرنے میں حرج ہے، اور حرج مسقط جماعت ہے۔ ملخصا بلفظہ۔

التطبيق بين قولين متعارضين ظاهرا من أقوال مشائخنا في هذا الباب

فتاوی دار العلوم دیوبند : ۳/۱۶۷،۱۶۸

(خلاصہ سوال) : بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں حضرت گنگوہی اور حضرت تھانوی رحمہما اللہ کے متضاد فتاوی میں تطبیق کیسے ہو گی؟

جواب: بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے، بلکہ تنہا نماز پڑھنے سے اولی ہے۔ باقی چونکہ بدعتی بدعتی میں فرق ہوتا ہے، بعض بدعات حد کفر وشرک تک پہنچی ہوئی ہوتی ہیں۔ اگر ایسے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کو اعادہ کرنا ضروری ہے۔ یہی صورت تطبیق کی ہو سکتی ہے۔ یا جس نے اعادہ کا حکم دیا احتیاط ہو یا اختلاف روایات اور بدعت فی العقیدہ میں بھی تفاوت درجات ہے۔ جب تک معلوم نہ ہو کہ عقیدہ اس کا حد کفر کو پہنچا ہوا ہے اس وقت تک اس کے پیچھے فساد نماز کا حکم نہ کیا جاوے گا۔ ملخصا بلفظہ۔

ترك اقتداء المبتدع إذا كان فيه مفسدة

فتاوی دار العلوم دیوبند: ۳/۲۲۳

ولو كانت الفتنة في الاقتداء (أي اقتداء غير المقلد في الصلاة) فلا يقتدى صونا للمسلمين عن التخليط في الدين . انتهى . ولا يخفى أن هذا الحكم يشمل اقتداء البريلوية باشتراك العلة .

في الدر مع الرد : ٦/٣٦٠

وكل ما أدى إلى ما لا يجوز لا يجوز ....والله تعالىٰ اعلم بالصواب

الجواب صحیح
بندہ محمد ...

محمد نوید خان عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ عبد اللہ بن عمر، لاہور

دار الافتاء
فتوی نمبر ۵/۰۰۱
۱۴۴۴/۳/۲۷
جامعہ عبد اللہ بن عمر لاہور پاکستان

محمد طارق محمود عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ عبد اللہ بن عمر لاہور
۲۷ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ
۲۴ اکتوبر ۲۰۲۲ء